نمازِ عید

قربانی کے چند احکام

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

تکبیرات تشریق کے چند اہم مسائل: 3
لاک ڈاؤن میں نماز عید کا حکم: 4
نمازِ عید کا طریقہ: 5
عید الاضحیٰ کا پہلا خطبہ: 6
عید الاضحیٰ کا دوسرا خطبہ: 6
نماز عید کے بعد مصافحہ و معانقہ: 7
عید کی مبارک باد دینا: 8
نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں: 8
جہاں نماز عید نہ ہوتی ہو وہاں قربانی کا حکم: 8
قربانی کا وقت: 9

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہمیں عید کی خوشیاں عطا فرمائے اور ہماری قربانیوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

تکبیرات تشریق کے چند اہم مسائل:

مسئلہ 1: تکبیر تشریق ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے بعض لوگ تین دفعہ پڑھنے کو ضروری سمجھتے ہیں جو غلط ہے۔

مسئلہ 2: تکبیراتِ تشریق شہری، دیہاتی، مقیم، مسافر، مرد، عورت سب پر واجب ہیں۔

مسئلہ 3: تکبیرات تشریق قدرے بلند آواز سے پڑھنی چاہیے بعض لوگ پڑھتے ہی نہیں یا آہستہ پڑھ لیتے ہیں۔ ضرور پڑھنی چاہیے اور مناسب بلند آواز میں پڑھنی چاہیے۔

مسئلہ 4: تکبیرات تشریق نو ذوالحج کی نماز فجر سے لے کر تیرہ ذوالحج کی عصر تک پڑھنا واجب ہے خواہ نماز باجماعت پڑھی جائے یا بغیر جماعت کے پڑھی جائے۔

مسئلہ 5: اگر کسی کی باجماعت نماز رہ جائے یا جماعت سے کچھ رکعات رہ جائیں تو ان کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ نماز مکمل کرنے کے بعد بلند آواز سے تکبیرات کہیں۔ عموماً لوگ اس میں جھجک کا مظاہرہ کرتے ہیں اور تکبیرات کو آہستہ پڑھتے ہیں یہ کوئی جھجک والی بات نہیں۔

مسئلہ 6: اگر کوئی تکبیرات کہنا بھول گیا تو اگر نماز کے منافی کوئی کام نہیں کیا تو یاد آنے پر تکبیرات کہہ لینی چاہئیں اور اگر نماز کے منافی کوئی کام کر لیا مثلاً وضو توڑ دیا، باتیں کر لیں، مسجد سے نکل گیا، یا کسی کھلے میدان میں نماز پڑھی اور صفوں

سے باہر نکل آیا تو تکبیرات فوت ہو گئیں، اب کہنے سے واجب ادا نہیں ہو گا، اس پر استغفار ضروری ہے۔

مسئلہ 7: ایام تشریق کی کوئی فوت شدہ نماز اسی سال ایام تشریق میں قضاء کرے تو اس کے بعد بھی تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔

مسئلہ 8: اگر ایام تشریق سے پہلے کی کوئی نماز ایام تشریق میں قضا کرے یا ایام تشریق کی کوئی فوت شدہ نماز ایام تشریق کے بعد قضا کرے تو تکبیرات نہ کہے۔

مسئلہ 9: نماز عید کے بعد بھی تکبیر تشریق کہنی چاہیے۔

مسئلہ 10: نماز عید کے لیے عید گاہ یا جہاں نماز عید ادا کرنی ہے اس کی طرف جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر کہنا مستحب ہے۔

لاک ڈاؤن میں نماز عید کا حکم:

نماز عید ادا کرنے کے لیے اصل حکم یہی ہے کہ کوئی عذر نہ ہو تو نماز کھلے میدان میں ہی ادا کی جائے۔ موجودہ حالات میں اگر حکومت کی جانب سے کھلے میدان اور عام مساجد میں نمازِ عید پڑھنے پر پابندی ہو تو نمازِ عید گھروں میں ادا کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ ایک بلڈنگ یا محلہ کے چند افراد ایک گھر میں جمع ہو کر عید کی نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اگر حکومت کی جانب سے گھر کے افراد کے علاوہ باقی افراد کا اس گھر میں جمع ہونا ممنوع ہو تو باقی لوگ اس جماعت میں شرکت نہ کریں بلکہ گھر کے افراد ہی نماز ادا کرلیں۔

عام حالات میں خواتین کے لیے نماز عید کی ادائیگی کے لیے گھر سے باہر جانا مناسب نہیں ہے البتہ ان حالات میں گھر میں نمازِ عید ادا کرنے کی صورت میں خواتین بھی نماز عید کی جماعت میں شریک ہونا چاہیں تو ہو سکتی ہیں۔

مردوں میں کوئی نامحرم ہو تو مردوں اور عورتوں کی صفوں کے درمیان کپڑا لٹکا دیا جائے تاکہ پردہ قائم رہے اور اگر مرد سارے محرم ہو تو پردہ لٹکانے کی ضرورت نہیں بلکہ مردوں کی صفوں کے پیچھے خواتین کا صف بنانا ہی کافی ہے۔ بچوں کو مَردوں والی صف میں اور بچیوں کو خواتین والی صف میں کھڑا کریں۔

نوٹ: بڑے اجتماعات پر پابندی کی صورت میں نمازِ عید کے لیے بھی بہتر اور افضل یہی ہے کہ امام کے علاوہ تین افراد ہوں۔ تاہم موجودہ لاک ڈاؤن میں اگر چار افراد جمع نہ ہو سکیں تو امام ایک فرد کے ساتھ بھی نماز عید پڑھا سکتا ہے۔

نمازِ عید کا طریقہ:

پہلی رکعت میں ثناء پڑھنے کے بعد تین زائد تکبیرات اس طرح کہیں کہ ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں اور باندھ لیں۔ امام صاحب اعوذ باللہ ، بسم اللہ، فاتحہ اور اس کے بعد والی سورت پڑھے گا۔ مقتدی خاموش رہیں۔ اس کے بعد رکوع، قومہ، دو سجدے کر کے قیام کریں۔ دوسری رکعت میں امام صاحب بسم اللہ، فاتحہ اور اس کے بعد والی سورت پڑھے گا۔ مقتدی خاموش رہیں گے۔ قرأت کے بعد تین زائد تکبیریں اس طرح کہیں کہ ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں، پھر ہاتھ اٹھائیں پھر چھوڑ دیں اور پھر رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ پھر قومہ، دو سجدے کر کے تشہد بیٹھیں اور آخر میں سلام پھر دیں گے۔

نمازِ عید میں اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔ دو رکعت نماز پہلے ادا کی جاتی ہے اور خطبہ بعد میں دیا جاتا ہے۔ اس لیے مذکورہ طریقہ کے مطابق دو رکعت نماز عید ادا کر لی جائے اور اس کے بعد عید کا خطبہ پڑھا جائے۔ خطبہ کے بعد ملک و

ملت کی ترقی اور اس کورونا وباء کے خاتمہ کے لیے دعاؤں کا اہتمام کیا جائے۔

عید الاضحیٰ کا پہلا خطبہ:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْأَنْعَامِ، وَعَلَّمَ التَّوْحِيْدَ وَأَمَرَ بِالْإِسْلَامِ. اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ هَدَانَا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

أَمَّا بَعْدُ! فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: "مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ." اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

عید الاضحیٰ کا دوسرا خطبہ:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَحَمْزَةُ أَسَدُ اللّٰهِ وَأَسَدُ رَسُوْلِهٖ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ" اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ، وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَعْلٰى وَأَوْلٰى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَعْظَمُ وَأَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ.

نماز عید کے بعد مصافحہ و معانقہ:

عید کی نماز کے بعد مصافحہ ومعانقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اگر محض عید کی خوشی اور مسرت کی وجہ سے آپس میں معانقہ و مصافحہ کیا جائے اور اس کو عید کی سنت نہ سمجھا جائے بلکہ محض محبت اور تعلق کا اظہار مقصود ہو تو

درست ہے۔ ایسی صورت میں مصافحہ و معانقہ مباح اور جائز ہو گا۔ البتہ مصافحہ و معانقہ کو کسی دن مثلاً جمعہ یا عیدین کے ساتھ خاص کرنا اور اسے بطور خاص اس دن کی سنت سمجھ کر کرنا صحیح نہیں۔

عید کی مبارک باد دینا:

عید کے اس موقع پر ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دینا مستحب عمل ہے۔ عید کی مبارک باد دیتے ہوئے ایک دوسرے کو "تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ" (اللہ تمہارے اور ہمارے نیک اعمال قبول فرمائے) کے الفاظ کہنے چاہییں اور انہی الفاظ کی عادت ڈالنی چاہیے کیونکہ یہ الفاظ حدیث مبارک سے ثابت ہیں۔

نماز عید سے پہلے قربانی جائز نہیں:

جہاں عید کی نماز ہوتی ہو وہاں قربانی کا وقت نمازِ عید کے بعد شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ شہر یا قصبے میں ایک جگہ بھی نمازِ عید ہو جائے تو قربانی کی جاسکتی ہے خواہ قربانی کرنے والے نے خود نمازِ عید نہ پڑھی ہو۔ اگر کسی جگہ پر حکومتی پابندی کی وجہ بڑے اجتماعات نہ ہوئے ہوں اور مساجد میں بھی نمازِ عید نہ ہو رہی ہو تو مذکورہ طریقے کے مطابق نمازِ عید پڑھ کر قربانی کرلی جائے۔ نمازِ عید کا وقت سورج نکلنے کے تقریباً پندرہ منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ جہاں عید کی نماز ہوتی ہو وہاں نمازِ عید سے پہلے قربانی کرنا دُرست نہیں۔ اگر کسی نے نمازِ عید سے پہلے جانور ذبح کرلیا تو یہ گوشت کا جانور ہوا، قربانی نہیں ہو گی۔

جہاں نماز عید نہ ہوتی ہو وہاں قربانی کا حکم:

اگر کوئی ایسی بستی ہے جہاں جمعہ و عیدین کی نماز نہیں ہوتی تو وہاں پر

10 ذوالحجہ کی صبح صادق کے بعد قربانی کی جاسکتی ہے اگرچہ شہر میں ابھی عید کی نماز ادا نہ ہوئی ہو۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ دیہات اور بستی میں سورج نکلنے کے بعد قربانی کی جائے۔

قربانی کا وقت:

قربانی کا وقت دسویں تاریخ سے لے کر بارھویں تاریخ کی شام تک ہے۔ بارھویں تاریخ کا سورج غروب ہو جانے کے بعد قربانی درست نہیں۔ دس اور گیارہ کی درمیانی رات، اسی طرح گیارہ اور بارہ کی درمیانی رات میں بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں عید کی خوشیاں نصیب فرمائے اور ہماری قربانیوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

اتوار، 18 جولائی، 2021ء